Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025
ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈاکٹر نیلوفر فردوس ❁

مغربی بنگال میں اردو شاعری

Urdu Poetry in West Bangal

By *Dr. Nilofer Firdaus, Asst. Prof., Dept. of Urdu, Aliah University, Kolkata, India*

Abstracts

This paper is focuses on Urdu Poetry (Shayri) in West Bengal. To know when Urdu Poetry came into vogue in Bengal, it is very important to study the ancient Pothi literature of the Bengali language. Urdu poetry holds a significant place in West Bengal culture & as well as all over India, with a rich history dating back centuries, where poets often used the language to express deep emotions, philosophical ideas, and even critique societal issues, with prominent figures like Mir Amman, Nassakh, Insha Allah Khan Insha,Shams Kalkattwi,Wahshat Kalkattwi, Jameel Mazhari, Parvez Shahdi,Alqama Shibli etc. being particularly revered; today, Urdu poetry is still widely appreciated and performed in *Mushairas* (poetic recitals) across West Bengal, particularly in the form of Ghazals and Nazms.

Keywords: Poetry, West Bengal, Pothi Adab, Mushaira.

کسی زبان کی پیدائش یا کسی زبان میں شعر و ادب کی پیدائش کی تاریخ یا سال مقرر کرنا مشکل ترین کام ہے۔ بنگال میں اردو شعر و ادب کے نقوش ۱۷ویں صدی ہی سے نظر آنے لگے تھے لیکن اٹھارھویں صدی کے

❁ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، کارخانہ بازار، فیصل آباد

Bi-Annual URDU ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ISSN: 2708-1915 (Online)

آٹھویں دہائی یعنی ۱۷۸۰ء میں اردو کو 'ادبی حیثیت' حاصل ہوئی اور ۱۸۳۴ء میں فارسی کی جگہ اردو کو دفتری زبان قرار دیا گیا، مغربی بنگال میں جب اردو زبان ابھری تب اس زبان کے لیے کوئی مخصوص رسم الخط رائج نہ تھا عوام اپنی زبان یا جس رسم الخط سے آگاہ تھے اسی میں اشعار لکھا کرتے تھے اور عام طرز تحریر قدیم بنگلہ تھی اس لیے اردو زبان میں شاعری کب رواج پائی اس کے لیے بنگلہ زبان کے قدیم ۔"پوتھی ادب" کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ شانتی رنجن بھٹاچاریہ کے مطابق:

> یہ ایک حقیقت ہے کہ بنگلہ میں زبان کے پوتھی ادب کا مطالعہ بنگال میں اردو شاعری کے ابتدائی نقوش اور دوراول کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے اور اگر تحقیق و تلاش کے بعد بنگلہ رسم خط میں محفوظ اردو شاعری کو موجودہ اردو رسم خط میں منتقل کیا جائے تو کئی شعرائے اردو کا کلام سامنے آئے گا اور بنگال کی قدیم سماجی وسیاسی حالات وغیرہ پر بھی کئی اہم باتیں سامنے آئیں گی۔اور تب ہی یہ فیصلہ بھی کیا جاسکے گا کہ بنگال میں اردو شاعری کی ابتدا کب ہوئی اور وہ شاعری کیسی تھی...؟[۱]

"پوتھی ادب" ہی نہیں بلکہ-"پیر ساہتیہ" کا مطالعہ کرنا بھی کچھ کم اہم نہ ہوگا کیوں کہ "پیر ساہتیہ" میں بنگال کے صوفیوں اور پیروں سے متعلقہ بیش بہا خزانہ موجود ہے جس کے مطالعے سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ کب سے فارسی اور اردو کے الفاظ بنگلہ شاعری میں حل ہونے لگے تھے۔ مغربی بنگال کی تاریخ کا جائزہ لینے پر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ابتداء سے آج تک مغربی بنگال میں بے شمار شعرا گزرے ہیں، اگر شعرا کے محض نام ہی کی فہرست بنائی جائے تو بلامبالغہ یہ کہنا درست ہوگا کہ ان کے نام ہی سے ایک کتاب تکمیل پا جائے گی۔ میر حسن، علی ابراہیم خاں خلیل اور عبدالغفور خاں نساخؔ کے تذکروں کے مطابق بنگال کے اولین شعرا میں رام نراین موزوںؔ کا نام سر فہرست ہے جو شیخ علی حزیںؔ کے شاگرد تھے ان کے علاوہ اولین دور کے شعرا میں دردمندؔ اصل نام محمد فقیہہ، رامیشور بھٹاچاریہ، بھارت چندر رائے گناکار، اپورب کشن دیب اور ان کے خاندان کے دیگر شعرا اور کشن چندر گھوش کشنؔ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان شعرا کے کلام کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بنگال اور بنگالیوں نے عرصہ دراز سے گیسوے اردو کی تراش خراش میں حصہ لیا ہے۔ اس عہد کے شاعری کے کچھ نمونے حاضر ہیں جن کے ذریعے نہ صرف شعرا کے زبان وبیان بلکہ ان کے فکر و خیال کا بھی پتا چلتا ہے...

Bi-Annual URDU ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ISSN: 2708-1915 (Online)

بھولی نہیں ہے مجھ کو بتوں کی ادا ہنوز
دل کے نگیں پہ نقش ہے نامِ خدا ہنوز

کچھ گرانی نہیں مجھ کو وہ ستمگار کے ساتھ
دل پگھل چو ہی پڑا اشکِ سبک بار کے ساتھ

(رام نرائن موزوں)

لازم نہیں معمول سدا اسپہ ستم کا — رکھتا ہو بھروسہ جو فقط تیرے کرم کا
خجلت سے گل و غنچہ چمن زار میں ہو آب — سایہ پڑے گلشن پہ اگر تیرے قدم کا

(اپورب کشن بہادر کشنؔ)

بنگال کے اردو شعر و ادب کے دور اولین میں قوی شعرا (صنف قوی) کے ساتھ صنف نازک نے بھی اپنی شمولیت درج کرائی ہے۔ ان کی شمولیت نے بنگال میں اردو زبان کی نشو نما کو تقویت پہنچانے کے ساتھ اسے سمت و رفتار بھی بخشی۔ ان میں خصوصاً طوائفیں، نوابان مرشد اباد اور اودھ گھرانے کی چند بیگمات کے نام اہم ہیں مثلاً مولوی عبد الحئیؔ کی شاگردہ امیرؔ، منشی فدا حسین کی شاگردہ پریؔ، جعفریؔ، شاگردہ نباحہؔ ور جہاں نورؔ، خورشید جہاں خورشیدؔ، منی جاں زہرؔ کے علاوہ بگن بائی زیب، محمد جان شابؔ، شرعہ رف چھوٹی، ممولا جاں شوخؔ، شریں عرف بیگا، شیریں جان شیریںؔ، صنمؔ، بی صالحہ معشوقؔ، حمیدن بائی نقابؔ، منی بائی حجابؔ، ملکہ جان ملکہؔ، بلقیس خانم، شرف النساؔ، بیگم رشک محلؔ، خاص محل عالمؔ عشرت محل عشرتؔ، سلطان جہاں بیگم محبوبؔ، حیدری بیگم قمریہؔ، عظمت آرا عظمتؔ، جمیلہ، عصمتؔ، محبوبؔ وغیرہ۔

ہم سبھی جانتے ہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان اور ہندوستانیوں پر حکومت کرنے کے لیے مختلف عوامی زبانوں کو سیکھا اور بلاواسطہ طور پر اسے فروغ بھی دیا۔ اسی مقصد کی غرض سے کلکتے میں فورٹ ولیم کالج ۱۸۰۰ء اور لندن میں ہیل بری کالج کا قیام عمل میں آیا۔ فورٹ ولیم کالج کے ذریعے سادہ و سہل اردو نثر لکھنے کا رواج عام ہوا۔ یوں بھی اس کالج نے نثر کی ترقی پر زیادہ زور صرف کیا لیکن انیسویں صدی شاعری کا دور تھا اور فورٹ ولیم کالج سے وابستہ زیادہ تر منشی شاعر ہی نہیں بلکہ صاحب دیوان بھی تھے۔ میر امنؔ دہلوی، میر بہادر علی حسینیؔ، شیر علی افسوسؔ، حیدر بخش حیدریؔ، مظہر علی ولاؔ، کاظم علی جوانؔ، مولوی حفیظ الدین احمد، خلیل احمد خاں اشکؔ، بینی نارائن

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

جہاںؔ، میر معین الدین فیضؔ، مولوی امانت اللہ شیداؔ، مرزا علی لطفؔ، مرزا جان طپشؔ، لالہ کاشی راج کھتری وغیرہ ایسے مصنفین تھے جنھوں نے اردو نثر کے ساتھ اردو شاعری میں بھی مقبولیت حاصل کی،ان کی شاعری کے کچھ نمونے رقم کرنا بے جانہ ہوگا۔

آدمی کو چاہیے خود بیں نہ ہو دوسرے کے واسطے بد بیں نہ ہو
ہمت بلند رکھ کہ خدا اور خلق پاس ہمت ہو جتنی، وتنا ترا اعتبار ہو

(میر امنؔ)

ہنس کر لوگوں میں مجھے اشارات نہ کیجیے
رسوائی ہو جس بات میں وہ بات نہ کیجیے

(شیر علی افسوسؔ)

جلوے سے اس کے حسن کے عالم تھا بس کہ محو
دیکھا اس انجمن میں جسے وہ خموش تھا

(مظہر علی ولاؔ)

انیسویں صدی کے بنگال میں اردو شعر و ادب کو فروغ پہنچانے میں نہ صرف ہندوستانی شاعر و شاعرات کا کمال ہے بلکہ کم و بیش یورو پین شعرائے اردو کا بھی کلام شامل ہے کہ جس نے اردو شعر و ادب کو عروج بخشا۔ اس وقت سرکاری زبان تو فارسی تھی لیکن عوامی زبان کی حیثیت ہندی، ہندوی یا ہندوستانی زبان کو حاصل تھی جو' اردو' کی ابتدائی شکل تھی۔ یورو پین شاعر میں ڈاکٹر جان گلکرسٹ جو فورٹ ولیم کالج کے پرنسپل تھے ان کے علاوہ لوئیس ڈ کاسٹہ، پادری فاندر، جیمز کارکون اور اینی بو ار شؔ راہم ہیں۔ ان انگریزوں نے ہندوستانی تہذیب کا احترام کرتے ہوئے یہاں کے علوم اور زبانیں سیکھیں، اردو اور فارسی میں شعر کہے۔ گنج خوبی کے مقدمے میں خواجہ احمد فاروقی لکھتے ہیں:

> ان کے نزدیک یہاں کی شاعری دل آسا، یہاں کی رزمیہ داستانیں پر شکوہ، یہاں کے وید اعلیٰ و ارفع، یہاں کا مذہب فلسفیانہ، یہاں کی صنعت خوب صورت اور یہاں کی سائنس ایسی وقیع تھی کہ نیوٹن بھی اسی راستے پر چل کر کامیاب ہو سکا تھا۔[۷]

میرؔ، سوداؔ، ذوقؔ، غالبؔ، مومنؔ، داغؔ اور انیسؔ کی ہی طرح بنگال میں بھی اس دور میں کئی نامور استاد شاعر گزرے جو نہ

Bi-Annual URDU ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ISSN: 2708-1915 (Online)

خود عالم گیر پیمانے پر شہرت کے حامل ہیں بلکہ ان کے شاگردوں نے بھی اردو شاعری سے بنگال کے گوشے گوشے کو منور کیا۔ ان اساتذہ میں پہلا نام حافظ اکرام احمد ضیغمؔ کا ہے جن کی بدولت اس صوبے میں شعر و شاعری کا شوق عام ہوا۔ دوسرا نام مولوی رقتؔ کے بیٹے مولوی رشید النبی وحشتؔ کا ہے، انھیں شاعری وراثت میں ملی تھی کیوں کہ ان کے والد مولوی رقتؔ جو مدرسہ عالیہ، کلکتہ میں ملازم تھے وہ فارسی کے شاعر تھے۔ وحشتؔ ضیغمؔ کے شاگرد بھی رہے۔ شاعری میں ...را عالمگیر شخصیت عبد الغفور خاں نساخؔ کا ہے، نساخ نے پہلے وحشتؔ سے اصلاح لی اور بعد میں ضیغمؔ کی شاگردی اختیار کی۔ نساخ کی شہرت و مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بنگال اور بیرون بنگال میں ان کے کتنے شاگرد تھے یہ بتانا محال ہے۔ اس کے بعد ابو القاسم محمد ...ؔ کا نام قابل ذکر ہے، جو خالص غزل کے شاعر تھے اور ان کی شاعری میں داغ ...ؔ کا رنگ نمایاں ہے، ...کے شاگردوں میں اہم نام علامہ رضا علی وحشت کا ہے، انشاء اللہ خاں انشاؔ، ہردے رام جودتؔ، ...قدرتؔ، خواجہ حیدر جان شائقؔ، خواجہ عبد الغفار اخترؔ قاضی محمد صادق اخترؔ، عصمت اللہ ...ح خاں ...ؔ، لالہ کھیم نرائن رند، نواب واجد علی شاہ ...ؔ، محمد ابراہیم شاہ رساؔ، منشی عبد السبحان شاکرؔ، عبد العزیز عزیزؔ، آغا حسن آغاؔ، پنڈت جوالا ناتھ آگؔ، دائم علی دائمؔ، سید جعفر علی رواںؔ، سید محمد سجاد سجادؔ، سید آغا نادر بنارسی، مولوی عبد الرؤف وحیدؔ، حضرت شاہ عبد الحیؔ خواجہ مسکین علی شاہ ...ؔ، حضرت سید مرشد علی القادریؔ وغیرہ۔ انیسویں صدی میں حافظ اکرام احمد ضیغمؔ، رشید النبی وحشتؔ، عبد الغفور نسا...ؔ ...ے استاد شعرا کے علاوہ سیکڑوں شعرا کا تعلق سرزمین بنگالہ سے رہا ہے اور تمام شعرا کا نام گنوانا مشکل ترین کام ہے۔ ان میں چنیدہ شعرا کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے جس سے اس دور میں اردو شاعری کی فنی و فکری خوبیوں کا اندازہ ہوتا ہے مثلاً عشقیہ شاعری، تصوف کے مسائل، عروض میں مہارت دکھانا اور دیگر شعرا سے خود کو بہتر بتانا وغیرہ۔ بنگال کی عشقیہ شاعری کے ضمن میں۔

ظاہرا موت ہے قضا ہے عشق
پر حقیقت میں جاں فزا ہے عشق

(عبد الغفور خاں نساخؔ)

غنچہؔ گل کے صباگود بھری جاتی ہے
اک پری آتی ہے اور ایک پری جاتی ہے

(انشاء اللہ خاں انشاء)

آپ کے شکوے میں بھی ہم کو مزا آتا ہے
شوق سے کیجیے اظہار شکایات شروع

(مرزاجان طپشؔ)

جان دے دی جاکے میں نے آستان یار پر
شور ہے میری رسائی کا، مری تدبیر کا

(احمد حسین وامزؔ)

شکل وہ شکل کہ تصویر کو بھی سکتہ ہو
حسن وہ حسن کہ رہ جائے ہے حیراں ہو کر

(شمس کلتویؔ)

اس دور میں ہندوستان کے مختلف خطوں کی عام روایت کی ہی طرح بنگال کی شاعری میں بھی تصوف کے مسائل کو برتا گیا۔ یوں بھی ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے بعد ہندوستان اور ہندوستانی جس شکست و ریخت کے شکار تھے ایسے میں نہ صرف بنگال میں بلکہ کل ہندوستان کی شاعری میں تصوف کا رنگ گہرا ہوتا چلا گیا۔ مثلاً:

تا بمقدور فقیروں کو ستایا نہ کرو
کہ سبھی کچھ ہے فقیروں کی دعا پر موقوف

(مرزاجان طپشؔ)

ضبط نالہ باعثِ چاکِ گریباں ہو گیا
کام یوں دست جنوں کا اپنے آساں ہو گیا

(عبدالکریم آشناؔ)

انیسویں صدی کے شعرا میں مشکل پسندی اور سنگلاخ زمینوں میں غزل کہنے کا عام رجحان و رواج تھا لیکن انیسویں صدی کے اواخر تک شعرا نے مشکل پسندی سے کنارہ کرتے ہوئے سادہ اور سہل زبان کو ترجیح دینا شروع کیا۔ انیسویں صدی کے آخری استاد شاعر شمسؔ کلکتوی کا فصیح کلام اس کا بین ثبوت ہے، ملاحظہ کیجیے۔

رونے لگے وہ زار زار سوئے مزار دیکھ کر
ڈھل گئے دل کے سب غبار مجھ کو غبار دیکھ کر

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025
ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

وطن سے نکالا جو باہر قدم مری بے کسی ہم سفر ہو گئی"
"وہ بگڑا کیے ہم منایا کیے اسی رد و کد میں سحر ہو گئی"

بیسویں صدی کا ابتدائی زمانہ مرزا فقیر محمد، اکمل علی اکملؔ، ناطق لکھنویؔ، محمد شرف الدین شرفؔ، وحشتؔ کلکتوی، آرزوؔ لکھنوی، سید محمد ناوکؔ، غلام محمد مستؔ، عزیز النبی خاںؔ، محمد حنیف اسلمؔ وغیرہ شعرا کے نام ہیں جنھوں نے انیسویں صدی کے اواخر میں جنم لیا اور جن کی شاعری کا آغاز کم و بیش بیسویں صدی میں ہوا۔ وحشتؔ اس دور کے سب سے مشہور و معروف شاعر گزرے انھوں نے غزل کا ایک خاص مزاج پیدا کیا، اپنے لب و لہجے کو منفرد اور اچھوتا بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ وحشتؔ کی شاعری کی خوبیوں کے ہی سبب اکثر شعرا نے انھیں غالبؔ ثانی قرار دیا ہے۔

زمیں روئی ہمارے حال پر آسماں رویا
ہماری بے کسی کو دیکھ کر سارا جہاں رویا

ہم نہیں ناواقفِ رسمِ ادب
دل کی بے تابی کو وحشتؔ کیا کریں

(وحشتؔ رضا علی کلکتوی)

وحشتؔ کے بعد قابلِ قدر شعرا میں مرزا محمد فقیرؔ کا نام ہے جو ڈھاکہ کے نواب خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور داغ کے تلامذہ کا شرف بھی۔ اکمل علی اکملؔ، ناطق لکھنوی اور آرزوؔ لکھنوی نے بھی اس دور میں ہندوستان گیر پر شہرت و عظمت حاصل کی۔ ان شعرا کے علاوہ اشرفؔ، طرزیؔ، مختارؔ، ناوکؔ، جوانؔ، مستؔ، عزیزؔ، محمودؔ، ذبیحؔ، غواصؔ، نشترؔ، بدرؔ اور وحیدؔ وغیرہ نے بنگال کی شعری روایت کو اگلی نسلوں اور منزلوں تک پہنچایا۔

بیسویں صدی میں آزادی سے قبل جنم لینے والے نمائندہ شعرا میں عبد الرحمٰن آصفؔ، واصف بنارسیؔ، جرمؔ محمد آبادی، علامہ جمیلؔ مظہری، عباس علی بے خودؔ، رضا مظہریؔ، پرویزؔ شاہدی، سالکؔ لکھنوئی، شاکرؔ کلکتوی اور ابراہیم ہوشؔ وغیرہ کے نام شمار کیے جاتے ہیں۔ ان شعرا نے اپنی شاعری میں زندگی کے گوناگوں مسائل کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ لفظوں کی تراش خراش، نئی ترکیبوں کے استعمال، جدید علامتوں کی تخلیق اور قدیم علامتوں کو نئے مفاہیم عطا کرنے کا کام کیا۔ عبد الرحمان آصف، واصف بنارسیؔ، عباس علی خاں بے خودؔ اور جمیلؔ مظہری حضرت وحشتؔ

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

کے محبوب شاگرد تھے اس لیے وحشت کے رنگ سخن کا اثر ان شاگردوں کے کلام میں بہتر طور پر نظر آتا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی آنکھیں نہیں چرائی جا سکتی ہیں کہ جمیلؔ مظہری اصل میں فکر و فلسفہ کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری (غزل، نظم، مرثیہ) میں ۔ ۔ فکر اور تغزل کی چاشنی پائی جاتی ہے جس سے اردو کی کلاسیکی اور جدید روایت آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔ رضاؔ مظہری نہ صرف جمیلؔ مظہری کے بھائی تھے بلکہ بہ حیثیت شاعر وہ جمیلؔ مظہری سے بے حد متاثر تھے۔ جرمؔ محمد آبادی اس عہد میں ایک مستند اور برگزیدہ شاعر کی پہچان رکھتے ہیں۔ ان شعرا کے کلام سے کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں۔

"کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موجِ دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے"

(واصف بنارسیؔ)

"وقت ڈالے گا ہماری بھی حقیقت پر نقاب
وہ بھی دن آئیں گے جب ہو جائیں گے افسانہ ہم"

(عبد الرحمٰن آصف)

"اے سجدہ فروش کوئے بتاں ہر سر کے لیے اک چوکھٹ ہے
یہ بھی کوئی شان عشق ہوئی جس در پہ گئے سر پھوڑ لیا"

(جمیلؔ مظہری)

بیسویں صدی کی پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء اور روسی انقلاب ۱۹۱۷ء نے کل دنیا میں تلاطم بپا کر دیا جس کے نتیجے میں ہندوستان اور ہندوستانیوں میں بھی بیداری آئی، پھر بنگال اس سے کیسے اچھوتا رہتا؟ حسن کا معیار تبدیل ہو گیا، ادب کی حقیقت بدل گئی، ایسے وقت میں علامہ جمیلؔ مظہری کی شاعری کا نیا رنگ ملاحظہ کیجیے۔

"ہونے دو چراغاں محلوں میں کیا ہم کو اگر دیوالی ہے
مزدور ہیں ہم مزدور ہیں ہم مزدور کی دنیا کالی ہے"

"انہی حیرت زدہ آنکھوں سے دیکھے ہیں وہ آنسو بھی
جو اکثر دھوپ میں محنت کی پیشانی سے ڈھلتے ہیں"

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025
ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

ادب کی اس تبدیلی کو ترقی پسند تحریک کا نام دیا گیا دراصل تحریک آزادی کے ہی بطن سے ترقی پسند تحریک کا جنم ہوا۔ بنگال میں اس تحریک سے وابستہ شعرا میں جمیلؔ مظہری کے علاوہ پرویزؔ شاہدی، سالکؔ لکھنوی، شاکرؔ کلکتوی اور ابراہیم ہوشؔ کے نام اہم ہیں۔ پرویزؔ شاہدی نے غزل کے علاوہ رباعیات اور نظمیں کہی ہیں لیکن نظموں کی تعداد زیادہ ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں خصوصاً سیاسی، انقلابی، محنت و سرمایہ کی کشاکش جیسے موضوعات کو قلم بند کیا ہے۔ سالکؔ لکھنوی کی شاعری کی بنیاد انسان دوستی ہے، ان کی شاعری میں سماجی ناانصافیوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ شاکرؔ کلکتوی اس عہد کے نمائندہ شاعر ہیں انھوں نے غزل کے ساتھ تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ ابراہیم ہوشؔ اشتراکی شاعری کی صف کے وہ شاعر ہیں جن کی شاعری نے بنگال اسکول کی روایت کو تقویت بخشی۔ مذکورہ شعرا کے کلام سے چند مثالیں:

خاموشی بحرانِ صدا ہے تم بھی چپ ہو ہم بھی چپ
سناٹا تک چیخ رہا ہے تم بھی چپ ہو ہم بھی چپ

داغ دار اجالے پر یہ سحر نہ اترائے
برص کی سفیدی کو روشنی نہیں کہتے

(پرویزؔ شاہدی)

"اگر ہیں بیڑیاں باقی تو ہیں پائے جنوں حاضر
اگر دیوارِ زنداں ہے تو ہے شانوں پہ سر باقی"

(سالکؔ لکھنوی)

"کیوں نہ خلوت گزیں رہوں شاکرؔ
گزر اس بزم میں کہاں اپنا"

(شاکرؔ کلکتوی)

"منزل ہے ہماری اور آگے
جبریل ابھی تو ہم قدم ہے"

(رضاؔ مظہری)

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025
ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۹۴۷ء ہندوستان کو آزادی کی خوشی کے ساتھ بے شمار رنج وغم کا سامنا کرنا پڑا، زمینوں پر لکیر پڑی اور دلوں کو لہولہان کر گئی۔ ہندوستان ہی نہیں بلکہ بنگال بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، مشرقی بنگال اور مغربی بنگال، مشرقی بنگال نئے ملک پاکستان میں شامل ہو گیا۔ آزادی کے یہ ایسے دل دوز نتائج تھے جس کے زخم آج بھی خاص کیا، عام لوگوں کو بھی متزلزل کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ایسے وقت میں ہمارے شعرا و ادبا نے حیات و کائنات کے تمام مسائل کے ساتھ مذکورہ مسئلے کو بھی شامل ادب یا شامل شاعری کیا۔ بلا شبہ اس دور میں بنگال کے بڑے اور نمائندہ شاعر پرویزؔ شاہدی ہیں۔ مظہر امام پرویزؔ شاہدی کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف ان لفظوں میں کرتے ہیں، ''ترقی پسند شاعروں میں پرویزؔ شاہدی اپنے کئی ہم عصروں مثلاً سردار جعفری، جاں نثار اختر، کیفی اعظمی اور ساحر لدھیانوی سے برتر شاعر ہیں لیکن انھیں مقتیانِ ادب نے ہمیشہ نظر انداز کیا۔'' اس دور کے شعرا کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہماری نظر اشکؔ امرتسری پر پڑتی ہے۔ انھوں نے محض ۴۔۵ برس کے عرصے میں بنگال کے شاعروں میں اپنی شناخت قائم کر لی تھی۔ اس دور کے دیگر شعرا میں مضطرؔ حیدری، ناظر الحسینی، حرمت الاکرام، احسانؔ در بھنگوی، ناوکؔ لکھنوی، سید سہیل واسطیؔ وغیرہ کے نام بے حد اہم ہیں۔

علقمہ شبلی مغربی بنگال کے وہ شاعر ہیں جن کی شاعری میں بہ یک وقت کلاسیکیت، ترقی پسندی اور جدیدیت کی جھلک ملتی ہے، ان کی شاعری میں عصری حسیت کے ساتھ ساتھ ماضی کی روحانیت بھی پنہاں ہے۔ قیصر شمیمؔ جدید رنگِ سخن کے وہ شاعر ہیں جنھوں نے عزم و حوصلہ، قومی یک جہتی کی شاعری سے بنگال کی نئی نسل کو متاثر کیا۔ ملاحظہ کیجیے:

انفاس میں رکھتے ہیں امانت کی طرح ہم
اسلاف کی خوشبوؤں کا سودا نہیں کرتے

ہے جس میں بند صدیوں کی روایت
میں فکرِ نو کا وہ اک دائرہ ہوں

(علقمہ شبلیؔ)

''میرا مذہب عشق کا مذہب ہے جس میں کوئی تفریق نہیں
میرے حلقے میں آتے ہیں تلسیؔ بھی اور جامیؔ بھی''

Bi-Annual URDU
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025
❄
ISSN: 2519-6332 (Print)
ISSN: 2708-1915 (Online)

سبز موسم سے مجھے کیا لینا
شاخ سے اپنی جدا ہوں بابا

(قیصر شمیمؔ)

علقمہ شبلیؔ، قیصر شمیمؔ کے ساتھ اس دور کے دو اہم نام اعزازؔ افضل اور رونقؔ نعیم کے ہیں ان شعرا کے یہاں کلاسکیت، ترقی پسندی اور جدیدیت کا خوب صورت امتزاج ملتا ہے۔ ذات اور کائنات کے مستحکم رشتے کی وضاحت موجود ہے۔ باطنی پیچیدگیوں اور کشاکش کے باوجود ان کے اشعار میں سماجی مقصدیت اور حقیقت موجود ہے۔ مثلاً:

"جسم ہی پامال ہو جائے تو سر کیا کیجیے
جان تو ہم کو بھی پیاری ہے مگر کیا کیجیے"

" اے خالی کٹوروں کے بے کیف نگہبانوں
مے خانہ ہمارا ہے جاگیر ہمیں دے دو"

(اعزاز افضلؔ)

"ناتوانی میں بھی وہ کردار ہونا چاہیے
اپنے ہی کاندھے پہ اپنا بار ہونا چاہیے"

(رونق نعیم)

اس دور کے دوسرے ممتاز شعرا میں وکیل اخترؔ، عین رؔشید، ساقیؔ فاروقی، غلام حسین ایازؔ، نشاطؔ سعید، صادقؔ گیاوی، ناظمؔ سلطان پوری، بزمیؔ انصاری، کمترؔ عظیم آبادی، رئیسؔ فریدی، بدنام نظر، نسیمؔ سلطان پوری کے نام ہیں۔ کلاسکیت، ترقی پسندی اور جدیدیت کے امتزاج نے ان کی شاعری کو نیا رنگ و آہنگ سے ہمکنار کیا۔ بیسویں صدی کے ساتویں دہائی میں جن شعرا نے ادبی حلقوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ان میں شمیم انورؔ، نصرؔ غزالی، فاروق شفق، شاہینؔ بدر، یوسف تقیؔ اور شہنازؔ نبی وغیرہ کے نام ہیں۔ ان شعرا کے یہاں احساس و جذبات کی شدت، فکر کی ندرت و تازگی کا احساس کارفرما ہے۔ تازہ فن کاروں میں منور راناؔ، بدرالدین بدرؔ، قاصرؔ مکرم پوری، کمال جعفری، حبیبؔ ہاشمی، رئیس آنولوی، بشیرؔ آردی، حامیؔ گورکھ پوری، احسن شفیقؔ، معصومؔ شرقی، شہود عالم آفاقی، گھائل اعظمی،

Bi-Annual URDU ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ISSN: 2708-1915 (Online)

اکبر حسین اکبر، ایم کے اثر، نور پیکر، اشہر ہاشمی، فیروز اختر، کامل حمیدی، فراغ روہوی، واز شبلی، نسیم فائق، انجم عظیم آبادی، اشرف جعفری، مشتاق جاوید، نوشاد مومن وغیرہ ہیں۔ ان شعرا کے یہاں روایت سے بغاوت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ مظفر حنفی کے قلم سے۔

> ان کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شاعر نئے لہجے میں نئی بات کہنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اپنے پیش روؤں کا کوئی خیال انھیں پسند بھی آتا ہے تو اپنے شعر میں اس کا کوئی نیا گوشہ نمایاں کرتے ہیں۔[۳]

بنگال میں اردو شاعری کے اوائل سے اب تک جن شعرا کا ذکر ہوا ہے اصل میں نہ وہ ادبی اعتبار سے ہم قامت ہیں اور نہ ہی ہم عصر ہیں۔ ان میں کچھ اوسط درجے کے شاعر ہیں اور کچھ اچھے اور مستند شاعر بھی، ان کی شاعرانہ افکار و امتیازات میں تفریق ہے پھر بھی کچھ چیزیں مشترک ہیں، مثلاً تمام شعرا قدیم شعری روایات کے پاسدار ہیں باوجود اس کے، ان کے کلام میں ترقی پسند عناصر بھی موجود ہیں اور جدیدیت کے علامات بھی۔ بنگال کی سرزمین باغیانہ رجحانات کی پروردہ رہی ہے یہاں کی مٹی میں احتجاج، جوش، ولولہ اور سرکشی کا خمیر داخل ہے جو ہر دور کے شعرا میں مزاج بن کر رواں دواں ہے۔ بنگال کی شاعری کی یہ خصوصیات ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالمگیر پیمانہ پر بنگال کی شاعری کو ممتاز کرتی ہیں۔

حواشی

۱۔ عقلمہ شبلی (مرتب)، بنگال میں اردو شاعری، (کولکتہ: اعجاز پرنٹرز، زکریا اسٹریٹ، ۱۹۸۵ء)، ص ۱۹
۲۔ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی، مقدمہ مشمولہ گنج خوبی از میر امن (بمبئی: ادبی پرنٹنگ پریس، ۱۹۶۶ء)، ص ۲
۳۔ عقلمہ شبلی (مرتب)، بنگال میں اردو شاعری، ص ۲۰۷

مآخذ

۱۔ راشدی، وفا، بنگال میں اردو، حیدر آباد: مکتبہ اشاعتِ اردو، ۱۹۵۵ء
۲۔ ساز، شاہد، ڈاکٹر و احمد، امتیاز، ڈاکٹر، مغربی بنگال کا شعری و نثری ادب، کلکتہ: اثبات و نفی، ۲۰۱۵ء
۳۔ شبلی، عقلمہ (مرتب)، بنگال میں اردو شاعری، کلکتہ: اعجاز پرنٹرز، زکریا اسٹریٹ، ۱۹۸۵ء
۴۔ فاروقی، خواجہ احمد، ڈاکٹر، مقدمہ مشمولہ گنج خوبی از میر امن، بمبئی: ادبی پرنٹنگ پریس، ۱۹۶۶ء

Bi-Annual URDU ❄ ISSN: 2519-6332 (Print)
Vol. 101, No. 1, Jan-Jun, 2025 ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۔ نہال، جاوید، پروفیسر ڈاکٹر، بنگال کا اردو ادب، کلکتہ: عثمانیہ بک ڈپو، ۱۹۸۴ء، طبع ثانی

Bibliography:

1. Rashidi, Wafa, *Bangal mein Urdu*, Hyderabad: Maktaba-e-Ish'at-e-Urdu, 1955
2. Saz, Shahid, Dr. and Ahmed, Imtiaz, Dr., *Maghribi Bangal ka Shairi-o-Nasri Adab*, Calcutta: Isbat-o-Nafi, 2015
3. Shibli, Alqama (Ed.), *Bangal mein Urdu Sha'iri*, Calcutta: Ijaz Printers, Zakaria Street, 1955.
4. Faruqi, Khwaja Ahmed, Dr., *Foreword* in *Ganj-e-Khoobi*, By Mir Amman, Bombay: Adabi Printing Press, 1966.
5. Nihal, Javed. Prof. Dr., *Bangal ka Urdu Adab*, Calcutta: Usmania Book Depot, 1984, 2nd Ed.